

إنا فضل اللّٰه منكم وبتنا و انّ منّا منكم
 عسى يعثرك باك ما ما

377

تارکاپتہ
 الفضل
 قادیان

حضرت
 قادیان

فضل
 قادیان
 غلام نبی
 ایدیترا
 The ALFAZL QADIAN.

قیمت لائٹ پیس بیرون پاکستان
 قیمت لائٹ پیس بیرون پاکستان

قیمت لائٹ پیس بیرون پاکستان
 قیمت لائٹ پیس بیرون پاکستان

نمبر ۱۲۱ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء یکشنبہ مطابق ۲۲ محرم ۱۳۵۱ھ جلد ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کشمیر معامہ صلح اور اس

المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ کے قلم سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ ۲۴ مئی بذریعہ موٹر چارنجے کے قریب ڈھلوزی سے تشریف لائے اور ۲۷ مئی حضور نماز جمعہ پڑھانے کے بعد لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں حضور کے حرم دوم بیماری کے باعث مقیم ہیں۔ اور ان کا پریشانی ہوگا۔ اجاب ان کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔
 منجاسی امیر مولانا مولوی شیر علی صاحب کو حضور نے مقرر فرمایا۔
 ۲۴ مئی لوکل کمیٹی کے زیر انتظام ایک تبلیغی جلسہ بعد نماز عشاء پر صدارت جناب سید زین العابدین دینی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب شاہ صاحب نے صداقت مسیح مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لمبی تقریر فرمائی۔ اس کو بعد شاعر ہوا۔ جس میں مقامی شعراء کے علاوہ بیرونی شعراء کی نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

لئے مجھ سے مل کر کام کیا۔ تو وہ اس میں متفرق نہ تھے۔ اہل حدیث شیعہ جنفی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نمبر غرض ہر قسم کے لوگ اس امر میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ اور یہ ایک نہایت اعلیٰ علامت ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب مسلمان ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ کہ اپنے ذاتی اختلافات کو قربان کر کے اپنی ملی بیوٹی کو مقدم کرنے لگے ہیں۔ اس حالت پر حقا زوشی کا اظہار کیا جائے کہ

گذشتہ ایام میں پیغام صلح میں ایک مضمون کسی صاحب زیرک شاہ صاحب کا شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں زیرک شاہ صاحب نے مولانا سید میرک شاہ صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ قادیان کیوں جاتے ہیں۔ اور کیوں مجھ سے مل کر کشمیر کا کام کرتے ہیں۔ اگر کشمیر کی خدمت کرنی ہی مد نظر ہوتی۔ تو احرار سے مل کر کام کرتے۔ مضمون نہایت نامناسب۔ زبان ناپسندیدہ اور مقصد نہایت غلط تھا۔ مولانا میرک شاہ صاحب اگر باوجود اختلاف عقیدہ مسلمانوں کی خیر خواہی کے

میں نے جب یہ مضمون پڑھا۔ تو مجھے خطرہ ہوا۔ کہ اس کو بنائے محاممت بنا کر ایک نیا فتنہ پیدا کر دیا جائے گا۔ اس لئے میں نے درد صاحب سے کہا۔ کہ وہ مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر اس سے کہیں۔ کہ یہ مضمون ناپسندیدہ تھا۔ وہ اس کا کچھ علاج کریں۔ اور خود کوئی ایسا جواب نہ دیا جائے۔ جو فتنہ کو لمبا کر کے ہماری کثیرت کے مسلمانوں کے متعلق گزشتہ محنت کو برباد کر دے مجھے افسوس ہے کہ باوجود میری ہدایت کے افضل میں ایک جواب اس مضمون کا شائع ہوا ہے۔ جو درگزر کی روج اور عفو کا نمونہ پیش کرنے کی بجائے غصہ اور عقوبت کی روج کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید افسوس یہ ہے۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹر کیلئے ہے۔ ہم غصہ سے کینہ کو دور نہیں کر سکتے محبت اور عفو کی روج ہی دلوں کی اصلاح کر سکتی ہے۔ میں اسے نہایت ناپسند کرتا ہوں۔ کہ بے غیرتی یا غضب ہم پر غالب آجائیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود میرے بار بار بھجانے کے کہ بے غیرتی اور غصہ دو انتہائی مقام ہیں۔ ہمیں ان سے بچنا چاہیے اور عفو کے مقام پر جو دراصلی مقام ہیں۔ کھڑا ہونا چاہیے۔ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس حکمت کو وقت پر قبول جاتے ہیں۔ کاش ہم اپنے نفس کو خدا اور انسانیت کے لئے قربان کرنے کا ملکہ پیدا کر سکیں۔ کیونکہ یہی کئی سب روجانی ترقی کی ہے۔

میں اس مضمون پر گویہ جو اب لکھا گیا ہے۔ اظہار افسوس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد مولوی محمد یعقوب صاحب آل انڈیا کثیرت کمیٹی کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب محض علالت کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے) شامل نہیں ہوئے۔ ورنہ وہ شروع سے سچی ہمدردی کے ساتھ کام کرتے رہتے ہیں۔ اور بغیر کسی ملامت کے خود کے احوال کے بارہ میں مضمون لکھتے رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ زریک شاہ صاحب کا مضمون احمدیہ انجمن اشدت اسلام کا پسند کردہ مضمون نہ تھا۔ اور ایک آدمی کی غلطی سب کی طرف تکیہ نہیں ہو سکتی۔ محض انجمن کے اخبار میں کسی مضمون کا شائع ہونا اس امر پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ انجمن اس سے متفق ہے۔ اس قسم کے مضامین کاتسل اور بلا تردید تسلسل اس امر پر دلالت کر سکتا ہے لیکن ابھی تک یہ بات ثابت نہیں۔ پس اس قدر جلدی جواب میں عفو و غضب کا رویہ اختیار کرنا ہرگز مناسب نہ تھا۔ افضل میں بھی کئی ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ کہ جو میرے منشا کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری مجھ پر یا صدر انجمن احمدیہ پر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بسا اوقات مضمون نظر سے ہی نہیں گزرتا۔ یا گزرے تو اس غلطی کو انفرادی یا معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ گو میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ غلطی بہت اہم غلطی تھی۔ اور چاہئے تھا۔ کہ پیغام کے ایڈیٹر اس سے اختلاف ظاہر کر دیتے۔ کیونکہ اس مضمون سے خود ان کی انجمن کے غیر کثیرت میں ہستے ہیں۔ ناراض ہوئے ہیں۔ لیکن پھر

بھی میں سمجھتا ہوں۔ ہمارا رویہ اس بارہ میں وہی ہونا چاہیے۔ جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ ہمارا فرض مولانا میرک شاہ صاحب کی برائت تک نہیں ہو جانا چاہیے۔ ہم دوسرے پہلو کو خود اچھی آنکھیں اشاعت اہلام پر یا اس کے ممبروں پر چھوڑ دینا چاہیے تھا۔

خاکسار: میر محمد خواجہ احمد

آل انڈیا کثیرت کمیٹی کی مساعی کا نتیجہ

جموں میں روزنی پید نکوشن ہونے کی جاہلی

ابھی تک ریاست جموں و کشمیر کے قانون کے مطابق روزنی پید نکوشن کو ریاست کی عدالتوں میں پیش ہونے کی اجازت نہ تھی۔ جس کی وجہ سے ریاست کے مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ آل انڈیا کثیرت کمیٹی ایک عرصہ سے یہ کوشش کر رہی تھی۔ کہ اس قانون میں ترمیم ہو جائے۔ اور روزنی پید نکوشن کو بھی مقدمات کی پیروی کی اجازت مل جائے۔ تاکہ ان مظلوموں کے مسلمانوں کی جو مقدمات میں مبتلا ہیں باہر کے قانون دان صاحب بھیج کر قانونی امداد کی جاسکے۔ کیونکہ ریاست کے اندر کافی تعداد میں قابل مسلمان دکلاؤ کا میسر آنا سخت مشکل ہے کمیٹی کی بار بار کوششوں کے نتیجہ میں اب ریاست نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ روزنی پید نکوشن بھی مقدمات میں پیش ہو سکتے ہیں۔ اس امر کی اطلاع باقاعدہ طور پر ہمارے پاس پہنچ چکی ہے۔ ہم مسٹر دلال چیت جسٹس اور کرنل کالون پرانم منسٹر جموں و کشمیر کے نمونہ ہیں جنہوں نے اس امر میں آل انڈیا کثیرت کمیٹی کی درخواستوں پر ہمدردانہ توجہ کی۔ اور ہمارا جہ بہادر سے اس امر کی منظوری دینے کے لئے سفارش کی۔

خاکسار جس کا کشمیری

میر محمد بخش صاحب طر کی مات کا شکریہ

میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ جن کو آل انڈیا کثیرت کمیٹی نے فسادات جموں کے بعد مظلوم مسلمانوں کی قانونی امداد کے لئے بھیجا تھا۔ ۱۹۔ مئی کال چھ ماہ کے بعد کوٹلی وغیرہ کے مقدمات کی پیروی کے لئے جموں سے رخصت ہو گئے ہیں۔ بیگ میر محمد مسلم ایسوسی ایشن جنوں نے ۱۹۔ مئی کے اجلاس میں آپ کی ان گزارشات خدمات کے لئے جو آپ نے ۲۔ نومبر گزشتہ کے ہونا ک فسادات

کے مظلوم مسلم اخوان کی پیروی کرتے ہوئے دن رات مسلسل محنت اور جان فشانی سے بوجہ احسن انجام دیں۔ اظہار تشکر کی قرار داد منظور کی۔ (نارنگار)

جموں میں ہندوؤں کی سول فرمانی

۲۳۔ مئی تقریباً چھ بجے شام ہندو لوہاں جموں سے ہندوؤں کا ایک جلوس گلانی پورٹ مردہ باؤ وغیرہ کے نعروں کے ساتھ ہوا اور ان میں سیاہ جھنڈے اور گتے کے بڑے بڑے تختے تھے۔ ہونے جن پر گلانی پورٹ مردہ باؤ ہندو قوم زندہ باؤ وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ نکلا۔ جس کے ساتھ ایک ہندو ڈپٹی انسپکٹر پولیس بھی بازار ڈپٹی سٹریٹ میں دیکھا گیا۔ جلوس تقریباً ۲۵۔ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جس میں دو تین تھوڑے بھی تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مختلف مقامات پر سے مرث گیارہ گز خاریا ہوئی ہیں۔ ڈپٹی انسپکٹر صاحب جلوس کے منتشر ہوجانے کے کوا آدھ گھنٹے بعد بازار میں پائے گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلوس تھا میر پوری ہندو باشتندوں پر مشتمل تھا۔ شہری ہندو وعدہ آگھو ڈپٹی کی طرح ساتھ ساتھ تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گرفتار شدگان میں سے دو کو ایک ایک ماہ قید اور پانچ پانچ روپے جرمانہ اور ایک کو چھ ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

۲۴۔ مئی۔ صبح سے دوپہر تک جموں کے ہندو نوجوانوں کا پار مختلف جلوس خلاف ورزی قانون میں نکلے۔ جن میں سکولوں اور کالج کے طلبہ نے نمایاں حصہ لیا۔ کل کی طرح لوگوں کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے اور گتے کے بڑے بڑے تختے تھے جن پر گلانی پورٹ مردہ باؤ۔ ہندو قوم زندہ باؤ۔ حکومت پر اعتماد ترک کرو۔ چارہ واپس باؤ وغیرہ جی قسم سے لکھا ہوا تھا۔ گلانی پورٹ مردہ باؤ ہندو قوم زندہ باؤ کے نعروں کے ساتھ جا رہے تھے۔ سرری ریونیٹی ٹائی سکول پر باقاعدہ پکنگ لگائی گئی۔ بہت کم طلبہ سکول میں جا سکیے۔ گرفتاریاں نہایت مضحکہ خیز طریق پر ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دوپہر تک صرف اٹھارہ گرفتاریاں ہوئیں۔ (نارنگار)

ٹریبونل کے مسلمان حج خلافت نان پنچھ کی

پونچھ ۲۵۔ مئی۔ مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کی طرف سے حسب ذیل ناموں کے سر اور احمد اکرم صاحب کو ٹریبونل میں بطور مسلمان حج مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ایک جاگیر دار ہیں۔ جو نہ تو انگریزی جانتے ہیں۔ انہوں نے قانون سے واقف ہیں۔ نیز وہ اپنی پسند شدہ پیشہ حاصل کرنے کا کوشش میں ہیں۔ ان وجوہات سے مسلمانوں پر کوئی اعتماد نہیں رکھنے براہ مہربانی کوئی قابل مسلمان حج ریاست جموں و کشمیر سے متعلق کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمبر ۱۴۱ قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

فساداتِ مبنی کے روحِ فرسائندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں نے فساد شروع کیا اور ہندی فساد برپا کیے

ہندوؤں کی مسلمانوں پر یورش
 مبنی کے تازہ فسادات نے ایک بار پھر مسلمانوں کے
 متعلق ہندوؤں کی ذہنیت کو یہ نقاب کر دیا ہے۔ اور تباہی
 ہے کہ خلافت قانون اور خلافت امن کا گریہ شریکات کے نتیجے
 میں ہندو جہاں گورنمنٹ کے خلافت روز بروز نفرت و حقارت
 کے جذبات پیدا کر رہے۔ حکام کو قتل کرنے کے واقعات بڑھ رہے
 اور یہ اتنی پھیلا رہے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے
 منصوبوں کو بھی عمل میں لانے میں زیادہ بے باک ہوتے جا رہے
 ہیں۔ مسلمانوں سے جب سے اپنے عقوق کے تصفیہ کا مطالبہ کرنا
 شروع کیا ہے۔ اسی وقت سے ہندو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جب وہ ایک
 طاقت ور اور ہر قسم کے سامان رکھنے والی حکومت کو اپنے آگے
 جھکنے پر مجبور کرنے کا نتیجہ کر چکے ہیں۔ تو مسلمانوں کی انہیں کیا پڑا
 ہو سکتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی امداد کے بغیر نہ ہوت۔ اپنا مقصد حاصل
 کر کے دکھادیں گے۔ بلکہ مسلمانوں کو بھی تباہی گے۔ کہ انہوں نے
 ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے آپ کو کیسے مصائب میں
 مبتلا کر لیا ہے۔

اب بیک وقت ہندو اپنے ان دونوں ارادوں کو عمل میں
 لانے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ ایک طرف تو وہ حکومت کو مرعوب کرنے
 اور اپنے خلافت انصاف مطالبات کے آگے جھکانے کے لئے
 ہر قسم کے تشدد پر اتر آئے ہیں۔ اور دوسری طرف انہوں نے مسلمانوں
 کا قافہ تنگ کرنا۔ اور ان کے خون سے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے ہیں
 قانون شکنی کی شریکات۔ حکام کے پیروں پر قتل۔ ڈاک خانوں کے
 کاروبار کو معطل کر دینے کی کوششیں سلسلہ تار برقی کو منقطع کرنا اور ریلوے
 کو نقصان پہنچانا ایک طرف تو مبنی کے حال کے فسادات دوسری طرف
 اس کا تازہ ثبوت ہیں۔ یہ فسادات اپنی نوعیت اور ہندوؤں کی

وحشت و درندگی کے لحاظ سے بالکل نیا رنگ رکھتے ہیں۔ اور ان
 سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے کس قدر آمادہ
 تیار ہیں۔

فسادات کی ابتدا

مبنی کے فسادات کی ابتدا کے متعلق ہندو مسلم بیانات
 اس بات پر تعلق ہیں۔ کہ یہ چند مسلمان لڑکوں کے حرب معمول محرم کی
 سیلیوں کے لئے دوکانداروں سے چند مانگنے کے موقع سے شروع
 ہوئے۔

مسلمانوں کا بیان

آگے یہ کہ شروع کس طرح ہوئے۔ مسلمانوں کا بیان ہے۔ کہ
 ایک ہندو دوکاندار نے ان لڑکوں سے سخت کلامی کی۔ اور حضرت
 امام حسینؑ کی شان میں قابل اعتراض کلمات کہے جس پر لڑکوں نے
 بڑا سنا یا۔ اور ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ہندوؤں نے جھجھک کر انہیں مارنا
 پینا شروع کر لیا۔ اس موقع پر جو مسلمان جمع ہو گئے۔ ان پر بھی سوڈا
 دائر کی بوتلوں سے ہندوؤں نے حملہ کر کے انہیں مجروح کر دیا۔ جب
 یہ بات شہر کے دوسرے حصوں میں پہنچی۔ تو فسادات شروع
 ہو گئے۔

ہندوؤں کا بیان

اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کا بیان یہ ہے۔ کہ
 "مبنی کے مشائی بازار میں کچھ مسلمان فقیر محرم کی بخشش
 یا خیرات مانگ رہے تھے۔ ایک ہندو دوکاندار کے ملازم نے خیرات۔ یا
 بخشش دینے سے انکار کر دیا۔ مسلمان فقیر اڑ گئے۔ لیکن دوکان
 لازم نے کہا۔ کہ وہ اس وقت بخشش نہیں دے سکتا۔ دوکان کا مالک
 دوکان پر موجود نہیں۔ مسلمان فقیر یہ سن کر چلے گئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر
 بعد بہت زیادہ تعداد کو ساتھ لے کر پھر اسی ہندو دوکان پر پونج گئے۔

اور اینٹ پتھر اور سوڈا دائر کی بوتلیں پھینکنے لگے۔ اور کس
 جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد یہ دبا بڑی تیزی کے ساتھ دوسرے بازار
 میں بھی پھیل گئی۔ (طاپ ۲۰ مئی)
 ہندوؤں کا بیان دو دراز محل سے

ان دونوں بیانات کو سرسری نظر سے دیکھنے پر ہی معلوم
 ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو فساد کی ابتداء کا لازم مسلمانوں پر لگانے میں
 قطعاً حق بجانب ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا جریبان
 ڈہ دہاقت پر رہتی ہے۔ جب ہندوؤں کے اپنے بیان کے مطابق
 "مسلمان فقیر" ایک ہندو کی دوکان پر خیرات بخشش مانگنے گئے
 تو پھر ایک ذرہ ہی عقل و سمجھ رکھنے والے کسی انسان کے دماغ میں یہ
 کس طرح آسکتا ہے۔ کہ ان خیرات مانگنے والے فقروں کو ہندو
 کے ملازم کے وقت یہ کہہ دینے پر کہ "وہ اس وقت بخشش نہیں دے سکتا"
 اس قدر اشتعال آگیا۔ کہ "تھوڑی ہی دیر کے بعد بہت زیادہ تعداد
 کو ساتھ لے کر پھر اسی دوکان پر پونج گئے۔ اور اینٹ پتھر سوڈا
 دائر کی بوتلیں پھینکنے لگے۔ کوئی صحیح الدماغ انسان ایک لمحہ کے
 لئے بھی اسے درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ خیرات
 یا بخشش مانگنے والے فقیر اتنے ہی ذکی الحس ہوتے۔ تو وہ در بدر اور
 ہندوؤں کی دوکانوں پر خیرات مانگنے جاتے ہی کیوں۔ اور اگر ایسے
 ہی زور و رنج اور مرت بخشش دینے سے انکار کرنے پر اس درجہ مشتعل
 ہو جاتے ہوتے۔ تو گھر سے نکلے ہی سب سے پہلے جو دوکاندار بخشش
 دینے سے انکار کرتا۔ اس کے سر ہوجاتے۔ مگر ہندوؤں کا اپنا بیان یہ ہے
 کہ وہ بازار میں بخشش یا خیرات مانگتے پلے آسے تھے۔ اس سے ظاہر
 ہے۔ کہ جس ہندو دوکاندار کی دوکان پر فساد ہوا۔ اسی نے فساد کی
 بنیاد ڈالی۔ اور آمادہ بفساد ہندوؤں نے اس آگ کو آن کی آن
 میں بھڑکا کر رکھ دیا۔

مسلمانوں کا بیان مبنی پر فسادات

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا بیان بالکل قرین قیاس اور
 مبنی برمدت معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو دوکاندار نہ صرف بخشش مانگنے
 پر سخت کلامی سے پیش آیا۔ بلکہ اس نے حضرت امام حسینؑ کی شان میں
 قابل اعتراض کلمات کہے۔ اور مسلمان لڑکوں نے اس کا ترکی
 بہ ترکی جواب دیا۔ تو ہندو نہ صرف ان پر بلکہ دوسرے مسلمانوں
 پر بھی پل پڑے۔ اور اس طرح فساد کی ابتداء ہندوؤں کی
 طرف سے ہوئی۔

فسادات کی آگ ہندوؤں نے پھیلانی

اس بات کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ فسادات کی بنیاد خود
 ہندوؤں نے ڈالی جب فسادات کی تفصیلات کو دیکھا جائے۔ تو
 صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے اس خود بھڑکا ہی ہوئی
 آگ پرتل ڈالنے اور اس کے شعلے بلند کرنے میں اپنی ساری کوششیں
 صرف کر دی۔ قریباً ہر جگہ اور خصوصاً ہندو مقامات مثلاً گیر گام ساور

اچھوت طلباء کے لئے وظائف

حکومت برصغیر کی یہ کارروائی بہت تعریف کے قابل ہے کہ اس نے ماہ جولائی ۱۹۲۲ء سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں اچھوت لڑکوں کو وظائف لینے کا انتظام کیا ہے۔ یہ وظائف کم از کم چھ سو اچھوت طلباء کو دیئے جائیں گے۔ اور ان کی مجموعی مقدار ۴۵ ہزار روپیہ کے قریب ہوگی۔ یہ وظائف ڈل اور ہائی سکولوں تک تسلیم حاصل کرنے کے لئے ہونگے۔ نیز اس طرح حکومت کے صنعتی سکولوں میں داخل ہونے کی سہولتیں ہم پہنچانی جائیں گی۔

اچھوتوں کے لئے ہر صوبہ کی حکومتوں کو تعلیمی وظائف منظور کرنے چاہئیں۔ اور اس طرح انہیں تعلیم میں ترقی کرنے کا حق دینا چاہیے۔

فسادات بمبئی کے متعلق وزیر ہند بیان

فسادات بمبئی کے متعلق ہم اپنے افتتاحیہ میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ امتدادی ہندوؤں نے کی۔ اور فسادات کو دھمکی بھی منہ دہوں نے دی۔ اس کے ساتھ ہی ہم اشارہ یہ بھی بتا چکے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ کانگریسی تحریکات کا اور مسلمانوں کے خلاف کانگریس کے رویہ کا نتیجہ ہے۔ اس کی تفصیلات تو پبلک کے سامنے روز بروز آتی ہی رہیں گی۔ لیکن ایک مختصر لیکن نہایت جامع بیان وہ ہے۔ جو وزیر ہند نے فسادات بمبئی کے متعلق دارالعوام میں دیا۔

مسٹر بی۔ ایس۔ وارڈ لانا نے دریافت کیا۔ کہ آیا کانگریسی رضا کاروں نے جو ہندوؤں پر عملی طور پر قابو رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کی بجائی میں حکومت کی امداد کی؟

وزیر ہند نے اس کے جواب میں کہا۔

” امداد دینے کی بجائے رضا کار بعض حالتوں میں اس عادیہ کے لئے خطرہ۔ اور تمام حالتوں میں عوام کے لئے تکلیف کا باعث ثابت ہوئے ہیں۔“

کیا اس سے صاف طور پر ثابت نہیں ہے۔ کہ فسادات بمبئی میں کانگریسیوں کا پورا پورا دخل تھا۔ اور انہوں نے اس مقام کو گمشدگی کو شش کرنے کی بجائے فسادات کو اور بھڑکایا۔ تاکہ مسلمانوں کو جان و مال کا نقصان زیادہ سے زیادہ پہنچے۔ اور انہیں کانگریس سے علیحدہ کرنے کا فرما لکھا یا جانے۔

یہ اس کانگریس کے رضا کاروں کا حال ہے۔ جو دنیا کے سامنے اپنے آپ کو تمام ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت قرار دیتی ہے۔ اور دعویٰ دیتی ہے۔ کہ وہ ہر ہندوستانی کے حقوق کی محافظ ہے۔

ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے فسادات کے دوران میں مسلمانوں کو ہر طرح مشتعل کرنے۔ اور ان کے جذبات و احساسات کو کھینچنے میں کبھی کبھی شریک حرکت کیں۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے کئی مقامات پر ہندوؤں کی حفاظت کی۔ ان کی دوکانوں پر مسلمان دالٹیر مقرر کئے۔ لیکن ہندوؤں نے ان دالٹیروں کو بھی زخمی کر دیا۔

سوچی ہوئی تجاویز کے مطابق فساد

ان واقعات سے جو نہایت اخفشار کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں نے سوچی سمجھی ہوئی تجاویز کے ماتحت فسادات شروع کئے۔ اور پھر انہیں نہتہ تارک پہنچانے کی اور مسلمانوں کو سرنگام میں نقصان پہنچانے کی پوری پوری کوشش کی متعدد مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا۔ سینکڑوں کو مجروح کر دیا۔ ان کا لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب یا تو لوٹ کر لئے گئے۔ یا تھوڑے آتش کر دیا۔ ان کے مذہبی مقامات کی بے حرمتی کی۔ ان کے بزرگوں کی قبروں کو اکھیر کر ان کی جگہ بت رکھ دیئے۔

ہندوؤں کا داویلا اور مسلمانوں کی گرفتاریاں

یاد جو اس کے اب یہ داویلا کیا جا رہا ہے۔ کہ جو کچھ کانگریسیوں نے کیا تاکہ مسلمان ہی قانونی شکنجے میں کسے جائیں۔ اور ان کی تباہی و بربادی کی رہی سہی کسر اس طرح نکال دی جائے۔ چونکہ بمبئی کی پولیس زیادہ تر ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہ خطر حقیقت کی شکل اختیار کرنا نظر آ رہا ہے۔ کہ بے حد تباہی و بربادی کے بعد گرفتاریاں بھی زیادہ تر مسلمانوں ہی کی ہو رہی ہیں۔ ہندوؤں کے جو رقوم سے بچے کچھ مسلمانوں کو اس مصیبت پہنچانے کی کوشش کرنا تمام مسلمان ہند کا فرض ہے۔ اور انہیں ایک لمحہ کا بھی توقف کے بغیر فوراً اس طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔

نہایت تلخ تجربہ

وہ ان فساد کی ایک نہایت ہی المناک حقیقت ہے۔ کہ ہندو و دوکانداروں نے مسلمانوں کے ہاتھ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنی قطعاً بند کر دیں۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں نے یہ ایام نہایت ہی دکھ اور تکلیف میں گزارے۔

بمبئی کے فسادات سے سبق

غرض بمبئی کے فسادات مسلمانوں کے سامنے نہایت ہی تلخ فرس اور دردناک مناظر پیش کئے ہیں۔ اور ان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ جب وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے پورے طور پر منظم نہ ہوں گے۔ اور اپنی فہرست کی ضروریات کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہ لیں گے اس وقت تک ان کا زندہ رہنا محال ہے۔ اگر یہ فسادات اس پہلو سے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والے ثابت ہوں۔ اور وہ آئندہ اپنی حفاظت کے لئے پوری طرح تیار ہو جائیں۔ تو وعدہ فرمے براگلیز دکھیرے مارا۔ اور ان بائند کے مصداق بن سکتے ہیں۔

سینڈ ہرسٹ روڈ پر ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے کرنے میں پیش قدمی کی۔ بوہروں کی تمام دوکانوں کو لوٹ لیا اور گلال واڑی میں بہت سے مسلمانوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔ اور سامان کو آگ لگا دی۔

آتش زدگی کا سب سے پہلا واقعہ

لوٹ مار کے علاوہ آتش زدگی کی ابتدا بھی ہندوؤں نے کی۔ اور یہ سنکر ہر مسلمان کا خون کھولنے لگے گا۔ کہ فسادات شروع ہونے کے بعد آتش زدگی کا سب سے پہلا واقعہ مسٹیشن کے قریب کی ایک مسجد کے متعلق ہوا جسے ہندوؤں نے آگ لگا دی۔ اور فائر بریگیڈ نے ایک گھنٹہ کی کوشش کے بعد آگ بجھائی۔

مسجدوں پر حملے

اس کے علاوہ بھی ہندوؤں نے کئی مسجدوں پر حملے کئے۔ چنانچہ ہندو مزدوروں نے پرل میں ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس کے بردت پہنچ جانے کی وجہ سے وہ اپنی شرارت میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور تقریباً دو گھنٹے کے جنگ کی مسجد پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے پولیس کو گولی چلائی پڑی۔

مسلمانوں کا رویہ

اس سے ظاہر ہے۔ کہ بمبئی کے ہندو کس قدر فسادات کو بھڑکانے اور مسلمانوں کے قتل کے سامان پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ انہوں نے آتش زدگی کی ابتدا اس مقام سے کی جسے مسلمان خاندان سمجھتے۔ اور جس کی حفاظت کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری جانتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کی دوکانوں اور سکونوں کو بے دریغ نذر آتش کیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں تمام فسادات اور ہتھم کی مشتمل انگیزیوں کے باوجود مسلمانوں نے کئی ایک سندر کی بھی بے حرمتی نہ کی۔ اور وہ ہر جگہ اپنی جان اور مال کی حفاظت میں مصروف رہے۔

قبروں کی بے حرمتی

پھر ہندوؤں نے فتنہ انگیزی میں اسی پر اکتفا کیا۔ بلکہ نہایت ہی بے شرمی اور بے حیائی سے مسلمانوں کے بزرگوں کی قبروں کی بھی بے حرمتی کی۔ اور انہیں اکھیر کر ان کی ٹیگ پر قبضہ جرایا۔ اور انہیں بت لکھ دیئے۔ چنانچہ ”ٹاپ“ (۲۴ مئی) لکھتا ہے۔

” فسادات کے دوران میں دو قبریں لوڑ دی گئیں۔ اور بعض سادھوؤں اور دیگر ہندوؤں نے اس مقام پر قبضہ کر کے مورتیاں رکھ دیں۔ انہوں نے ایک اور ٹکڑہ زمین پر بھی قبضہ کر لیا جو گرائی گئی قبروں کے متصل میونسپل تفریحی گراؤنڈ کے نام سے مشہور ہے۔“

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کی پیرہ دستیاں کس قدر بھاری

حضرت شیخ مولانا محمد علیہ السلام کے ایک کشف کی تعبیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چمکی اور روشن تلوار

حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریاق القلوب اور ازالہ اولام میں اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے اپنا یہ رویا بیان فرمایا ہے۔ کہ

”جب مولوی عبداللہ صاحب عزیزی میرے اس خواب کے مطابق فوت ہو گئے۔ جو میں نے ان کی وفات کے بارے میں دیکھی تھی۔ تو میں نے اپنی ایام میں کہ جب تھوڑے ہی دن ان کی وفات پر گزرے تھے لکن خواب میں دیکھا۔ تو میں نے ان کے پاس اپنی یہ خواب بیان کی۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک نہایت چمکی اور روشن تلوار ہے۔ جس کا قبضہ میرے ہاتھ میں اور نوک کی طرف آسمان میں ہے۔ اور نہایت چمکدار ہے۔ اور اس میں سے ایک چمک نکلتی ہے۔ جیسا کہ آفتاب کی چمک۔ اور میں کبھی اس کو دائیں طرف چلاتا ہوں۔ اور کبھی بائیں طرف۔ اور ہر ایک دفعہ جب میں دائیں طرف چلاتا ہوں۔ تو مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے کناروں تک وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے کام کرتی ہے۔ اور میں ہر وقت محسوس کرتا ہوں۔ کہ آفتاب کی بلند کی آس اس کی نوک پہنچتی ہے۔ اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے۔ جو ایک دم میں ہزاروں کو س چلی جاتی ہے۔ اور گورہ دائیں بائیں میرے ہاتھ سے پڑتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہاتھ تو میرا ہے۔ مگر قوت آسمان سے ہے۔ اور ہر ایک دفعہ جو میں دائیں طرف یا بائیں طرف اس کو چلاتا ہوں۔ تو ہزار ہا انسان زمین کے کناروں تک اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔“

تریاق القلوب صفحہ ۹۵ حاشیہ

مولوی عبداللہ صاحب کا تعبیر تانا

اس کے ساتھ ہی حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

”حضرت عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میری خواب کو نہایت خوش ہوئے۔ اور لبثت اور انبساط اور الشرح صدر کی علامات و امارات ان کے چہرہ پر نمودار ہو گئے اور فرماتے گئے۔ کہ اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے بڑے بڑے کام کے گا۔“ (ازالہ اولام ص ۸۷)

نیز فرمایا۔

”تلوار سے مراد تمام حجت اور تکمیل تبلیغ اور دلائل قاطعہ کی تلوار ہے۔ اور یہ جو دیکھا۔ کہ وہ تلوار دائیں طرف زمین کے کناروں

تک مار کر رہی ہے۔ جو اس سے مراد دلائل روحانیہ ہیں جو اقسام خوارق اور آسمانی نشانات کے ہوں گے۔ اور یہ جو دیکھا گیا۔ کہ ایسا ہی وہ بائیں طرف بھی مار کر رہی ہے۔ تو اس سے مراد دلائل عقلیہ وغیرہ ہیں۔ جن سے ہر ایک فرقہ پر تمام حجت ہو گا۔ پھر بعد اس کے انہوں نے فرمایا۔ کہ جب میں دنیا میں تھا۔ تو میں امیدوار تھا کہ ایسا انسان دنیا میں بھیجا جائیگا۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔“ (تریاق القلوب)

خواب کا مدعا

حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رویا جیسا کہ اسکی تعبیر سے ظاہر ہے عظیم الشان برکات روحانیہ کا حامل ہے۔ اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اسلام کی صداقت میں اگر ایک طرف لاطوں قسم کے نشانات ظاہر فرمائیں گے۔ تو دوسری طرف دلائل درابین کے رو سے مختلف مذاہب پر اتمام حجت بھی کر دے گا۔ چنانچہ حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں۔

”اس خواب میں یہ چمکی تھی۔ کہ بہت سے آسمانی نشان مجھ سے ظاہر ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور جیسا کہ اسی کتاب میں میں نے بیان کیا ہے۔ اس کشف کے بعد اس قدر آسمانی نشان مجھ سے ظہور میں آئے۔ کہ جب تک خدا کسی کے ساتھ نہ ہو اور اس کا اول درجہ کا فضل نہ ہو۔ ایسے نشان ظاہر نہیں ہو سکتے۔“

تریاق القلوب، ازالہ اولام میں بھی فرماتے ہیں۔

”یہ رویا صالحہ جو درحقیقت ایک کشف کی قسم ہے۔ استعارہ کے طور پر انہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے۔ جو مسیح کی نسبت ہم ابھی بیان کر آئے ہیں۔ یعنی مسیح کا خنزیروں کو قتل کرنا۔ اور علی السہوم تمام کناروں کو مارنا انہیں مسنون کی رو سے ہے۔ کہ وہ حجت الہی ان پر پوری کرے گا۔ اور بینہ کی تلوار سے ان کو قتل کر دے گا۔“

”الہدیت“ کی کج فہمی

مذکورہ بالا تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشف نہایت بہتم بالشان نشان بشارات اپنے اندر رکھتا ہے۔ جیسا کہ اخبار الہدیت (۲۹ اپریل) میں ایک معاند احمدیت نے اس کشف کی ایسی لاطوں اور بے بنیاد تعبیر کی ہے جو صحیح طور پر اس کی بوجہ اس اور کم عقلی کا ثبوت ہمارا کر رہی ہے۔ ”الہدیت“ لکھتا ہے۔

”در اصل تعبیر پر مطلع ہونا ہر کسی کا کام نہیں۔ لیکن

یہ اصل قائم کرنے کے باوجود نامہ نگار نے اپنے آپ کو اس بات کا اہل قرار دے لیا۔ اور خیال کر لیا۔ کہ اس کی تعبیر صحیح ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

”تلوار کی نوک جو آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ وہ اشارہ کر رہی ہے۔ کہ علوم ہمارے کو ان سے ہر پہلو سے چمکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مسائل حرجی و حشر اجداد اچانکے اموات و حیات شیخ علیہ السلام وغیرہ مسائل میں بہت سے مسلمانوں کے دل میں خدشے پیدا ہو گئے۔ اور بہتوں نے تو امانت و صدقنا بھی کھدیا۔ واپسی طرف ان کے مخالفت آیات اور احادیث میں۔ اور بائیں طرف اقرال صفحہ جنگ وہ تہ تیغ کر رہے ہیں۔“

آسمان تک تلوار کی نوک کا پہنچنا

آسمان تک تلوار کی نوک پہنچنے سے یہ مراد لیتا ہے۔ کہ ”علوم ہمارے کو ان سے ہر پہلو سے چمکے گا۔“ انتہائی گورمزگی کا ثبوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کثیرۃ طیبۃ اصلھا ثابتۃ و فرعھا فی السماء کلمۃ طیبۃ کی مثال اس درخت کی سی ہوتی ہے۔ جسکی جڑ زمین میں اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہوں۔ کیا اس جگہ بھی کج فہم حضرات کہہ دیا۔ کہ شجرہ کی شاخوں کے آسمان تک پہنچنے سے مراد علوم ساری کو ضرر پہنچتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا کشف کے الیوم معنی کرنا کہاں کی ہوشیاری ہے۔

کھلا صلح

رہا کہ مسئلہ معراج حشر اجداد اچانکے اموات اور حیات شیخ علیہ السلام وغیرہ کا غلط مفہوم حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ اس کا ثبوت مخالفین کے ذمہ ہے۔ ہمارا کھلا صلح ہے۔ کہ وہ ان مسائل پر قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں نئے نئے سرے سے گفتگو کر لیں۔ ہم ثابت کر دیں گے۔ کہ صحیح تعلیم وہی ہے جو حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی۔ اور جن باتوں کی آپ نے اصلاح کی۔ وہ یقیناً اولام فاسدہ اور اسلام سے ناواقف لوگوں کی خود تراشیدہ باتیں ہیں۔ حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام باتوں کو ایمانیات میں شامل قرار دیا ہے۔ اور اپنا اور اپنی جہت کا اس پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

ہمارا ایمان

”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سما کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور قائم الامیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجداد حق اور روز حساب حق اور حشر حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ حبشہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ ایمان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ

حضرت مسیح موعود کے عاوی میں کی نصیحتیں

اجارہ المحدث نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی میں تضاد ثابت کرنے کے لئے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سب سے پہلا لہجہ یہ پیش کیا ہے کہ کبھی تو آپ کھتے ہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ ایسے دعویٰ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور کبھی لکھتا ہوں کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اور یہ کہ جب قدر مجھ سے پہلے اولیاء و اہل اولیاء اور انقباط وغیرہ اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نبی کا نام پائے گا سخت نہیں تھا مگر میں اس نام سے مخصوص کیا گیا۔ المحدث نے ایڈیٹر مولوی شامی صاحب کو بڑا دعویٰ ہے کہ وہ احمدیہ لٹریچر سے اس وقت واقف ہیں۔ جتنے احمدی بھی نہیں لیکن یہ تضاد شائع کرتے ہوئے یا تو انہوں نے دیدہ و دانستہ دھوکہ دینے کی کوشش کی یا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شہرہ آفاق بیان "ایک غلطی کا ازالہ" بھی انہوں نے کبھی نہیں دیکھا جہاں آپ نصیحتات طور پر رقم فرمایا ہے۔ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔ مرنے ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقصد سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی مدعیہ شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اپنی معنوں سے ہدائے بھجی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے کا انکار نہیں کرتا۔" اس صاف اور واضح تشریح کے باوجود جو شخص نبوت کے متعلق حوالوں میں تضاد دکھانا چاہتا ہے۔ وہ یا تو سلسلہ کے لٹریچر سے جا ملے ہے یا حد درجہ کا بدانتہا ہے۔ تضاد دعاوی کی فہرست میں ایک بلکہ بھی شامل کیا گیا ہے کہ کبھی تو آپ نے لکھا کہ میں انسان ہوں۔ اور کبھی لکھا کہ میں خدا ہوں۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں وہ کثرت پیش کیا گیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں خود خدا ہوں۔ مگر یہ بھی مومن کی کھن شرارت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ رہا کثرت کا معاملہ تو علم روایا کا ہر نظارہ تفسیر طلب ہوتا ہے۔ اسے حقیقت پر محمول نہیں کیا جاسکتا تفسیر روایا کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ ایسی خواب یا کثرت کا مطلب خدائی کا مقام حاصل ہونا ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ کبھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ اور کبھی لکھا کہ ہم انہیں اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود بار بار اس امر کی تصریح فرما چکے ہیں کہ سخت الفاظ کے مورد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ وہ فرضی یسوع ہے۔ جسے انجیل میں کرتی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں "اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسیٰ مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کو نامزد کرنا تھا۔ (آریہ دہرم ٹائٹل پیج) پس جبکہ دونوں کی شخصیتیں علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن

حضرت مسیح موعود اور آیات و احادیث
 مترجم کا یہ کہنا بھی سراسر اترا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیات و احادیث و اقوال سلف پر تقدی کر رہے ہیں "کینچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ کے ثبوت قرآن اور احادیث سے پیش لکھے۔ اور ان کی صحیح قدر و منزلت قائم کرنے کی پوری کوشش کی۔
 قرآن مجید کے متعلق فرماتے ہیں۔
 "قرآن شریعت اپنے معارف اور حکمتوں اور برکت تاثیروں و بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے جس تک پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے" (دوسرے آئینہ چشم ص ۲۳۳)
 نیز فرماتے ہیں۔
 "آسمان کے پیچھے نہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہر تہ کوئی رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہر تہ کوئی اور کتاب ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳۱)
 پھر اپنی جماعت کو ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 "میں نہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ شخص قرآن کے ساتھ سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی مانتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں تو یہ ہیں۔ پڑھو۔ اور اس سے بہت پیارو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح صفحہ ۱۲۳)
 آپ کے دل میں حدیثوں کا اس قدر احترام تھا۔ کہ فرماتے ہیں
 "کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس غیبت کو اقوال ائمہ سلف کے متعلق فرماتے ہیں۔
 "تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔" (دایم الصلح ص ۱۸۶)
 پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیات و احادیث پر کوئی تقدی نہیں کیا بلکہ اسلام کے نادان و دستوں نے اپنی نادانی سے لہو جہاں دستوں نے اپنی شرارت سے قرآن اور احادیث کے متعلق غلط اور نقصان رساں باتیں منسوب کر رکھی تھیں۔ ان کو رد کر کے آیات و احادیث کو اپنی اصل شکل میں قائم کیا ہے۔
 ۳ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ وہ حقیقت ہمارا اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرت بندہ اور نبی کہتے تھے۔ اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے۔ آئیو نے نبی حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ دل سے ایمان رکھتے تھے۔ اور انحضرت کے بارہ میں مشکوٰۃ کی تھی۔ بلکہ ایک شخص ۴۴

جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرمائے اور مباححت کی تیادہ اسے۔ وہ بے ایمان اور اسلام برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ کچھ دل نہ کر اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی پجائی قرآن شریعت سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لادیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے منور کردہ تمام فرائض کو فراموش نہ کرنا تمام منہیات کو منہیات نہ کرنا کلمہ طیبہ اسلام پر کار بند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقاد اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالفت اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم کو لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر انتر کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا ہے۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالفت ہیں۔ الا لعنة اللہ علی الکاذبین والمفتورین والیامم
 علوم سلوویہ کو کس نے ہر پہنچایا
 پس یہ سراسر جھوٹ اور اترا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ علوم سانیہ کو ہر پہنچا حق تو یہ ہے۔ کہ یہی لوگ جو کھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ علوم سانیہ کو ہر پہنچا۔ انہوں نے خود خطرناک طور پر اسلام کو ضعف پہنچایا۔ انہوں نے یہ عقیدہ رکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بچ کر حضرت یسوع بن ماریا کو فرود عالم مید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نصیحت دیتے اور انہیں ابن اللہ قرار دیتے ہیں غیر سمجھتی دوری انہوں نے عجیب و غریب مسائل کی طرح سے اسلام کو انجیل کی نگاہوں میں قابل اعتراض بنایا۔ ان کے مقابل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مبارک وجود تھا جس نے ان تمام حیلوں کا رافع کیا۔ اور اسلام میں پھر وہی تازگی پیدا کر دی۔ جو قرآن اولیٰ میں اسے حاصل تھی۔
 آسمانی قوت کائنات الہیہ کا ظہور
 اس روایا اور کثرت کا اصل مطلب یہی ہے جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دلالی و براہین کی تموار عطا کی جس کا سرا آسمان تک تھا۔ اور قبضہ آپ کے ہاتھ میں۔ لیکن آسمانی تائید اور نصرت اس کے ساتھ تھی۔ جیسا کہ روایات ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ "میں دیکھتا ہوں ہاتھ تو میرا ہے۔ مگر قوت آسمان ہے۔" پس آپ کو آسمانی قوت کے ساتھ دلائل و براہین کی تموار سے کراٹے اور ہر میدان میں خدا تعالیٰ کی تائید اور اس کے نشانات سے باطل کا سر کاٹ کر رکھ دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے عاوی میں کی نصیحتیں

ہندوہم میں شوروں کے متعلق احکام

ہندوؤں کا افسوسناک طریق عمل

ہندوؤں نے صدیوں سے اچھوت اقوام کو اپنی غلامی میں رکھ کر اور انہیں ابتدائی انسانی حقوق سے محروم کر کے جس سنگدلی اور شقاوت قلبی کا ثبوت دیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن اچھوت تو الگ رہے۔ جنہیں ہندوؤں کے نزدیک انسانیت کا درجہ ہی حاصل نہیں۔ خود ہندوؤں کا ایک حصہ جسے لاشوور کہا جاتا ہے۔ اس سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ بھی کوئی کم درد انگیز نہیں۔ ان نیت کی تدلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک اپنے ہی میں انسان کو محض اس لئے حقوق انسانی سے محروم رکھا جائے۔ کہ وہ کیوں شوروں کے گھریلو بھائی اور کیوں کسی برہمن کی کھتری یا ویش کے گھریلو نہیں ہوا۔ مگر ہندوؤں نے اس تدلیل انسانی کو رو کر رکھا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپناے جنس کو رسوا ہوتے دیکھا مگر ان کی امداد کے لئے دست اعات نہ بڑھایا۔ انہوں نے دیکھا کہ انہی میں سے اعضاء ہاتھ پاؤں کان ناک اور مونہہ رکھنے والے افعال دنیا میں ذلیل کئے جا رہے ہیں اور انہوں نے ان کی ذلت میں ہمیشہ اضافہ کیا مگر اس کے لئے ہندوہم میں ایک حد تک معذور ہیں۔ کیونکہ انہیں ان کے دہرم نے ہی تعلیم دی ہے۔ اور اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے وہ ہندوہم کے پیر و نہیں کہلا سکتے۔

دہرم شاستر کے احکام

ذیل میں ہم ہندوؤں کی ایک نہایت ہی مقدس مذہبی کتاب منو سمرتی سے جسے آریہ سماج کے پائی سوامی دیانند جی نے بھی بے حد وقعت دی ہے۔ اور ہندوہم کے متعلق اپنی تشریحات کی ساری بنیاد اسی پر رکھی ہے۔ چند احکام پیش کر کے بتاتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو ان کے دہرم نے شوروں کے ساتھ کس قدر ظلم روا رکھنے کی تلقین ہے۔

منو سمرتی میں لکھا ہے (۱) شوروں کا نام تحقیر آمیز اور برہمن کا خوشی کے اظہار والا رکھا جائے (۲) برہمن چھتری اور ویش کی حجامت چوٹی اور زنا ۸-۱۱ برس تک کی عمر میں ہونا چاہیے مگر شوروں کا نہیں (۳) زنا جو پاکیزگی اور علم حاصل کرنے کی اجازت کا پردانہ ہے شوروں کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے شوروں کو پاکیزگی رہنا (۴) جن کی رقم زنا نہ ہو برہمن ان اچھوتوں کے

ساتھ افسوسناک حالت میں پڑھنا پڑھانا اور بیاہ شادی وغیرہ نہ کریں۔ (۲) شوروں کی پیدائش کی غرض برہمن کی غلامی ہے (۳) شوروں کو حج نہ کریں (۴) شوروں کو حج نہ کرے تو برہمن اس سے بزور چھین لے (۵) شوروں کو برہمن سے ۲ فیصدی پختری سے ۳ فیصدی ویش سے ۴ فیصدی شوروں سے ۵ فیصدی لینا چاہیے۔ (۶) برہمن کے ساتھ سخت کلامی کی سزا چھتری کو سو روپیہ جرمانہ ویش کو دو سو مگر شوروں کو قتل کر دینا چاہیے (۷) شوروں کو اگر برہمن کے علاوہ ویش اور چھتری سے سخت کلامی کرے تو اس کی زبان کاٹ لینی چاہیے۔ (۸) شوروں کو برہمن کا اور اس کی ذات کا نام لے کر بد گوئی کرے تو اس کے منہ میں دس انگلی لوسہ کی جلتی ہوئی سلخ دے دینی چاہیے۔ (۹) شوروں کو برہمن کو نصیحت کرے تو اس کے منہ اور کانوں میں جلتا ہوا تیل ڈال دینا چاہیے۔ (۱۰) شوروں کو زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اگر برہمن زنا کرے تو صرف معمولی جرمانہ اور اس کی حجامت کر دی جائے۔ (۱۱) نچلی ذات والا لاپس سے اگر اونچے ذات والے کا پیشہ اختیار کر لے تو برا جا اس کی دولت چھین کر ملک سے نکال دے (۱۲) شوروں جن عضو سے برہمن کی تنگ کرے وہی عضو اس کا کاٹ دیا جائے اگر برہمن کے برابر بیٹھ جائے تو گھر سے باہر لے کر اس کے چوڑے کاٹ کر ملک بدر کر دیا جائے۔ (۱۳) اگر شوروں برہمن پر ہتھیار تو اس کے دونوں مونہہ ترشوائے جائیں۔ پیشاب کرے تو عضو متاسل اور اگر گوز مارے تو مقعد کی جگہ کٹوا دے (۱۴) اگر شوروں برہمن کے بال پاؤں داڑھی گردن پکڑے تو اس کا ہاتھ کاٹنا چاہیے۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اس کو تکلیف ہوگی۔ (۱۵)

ظالمانہ احکام

یہ احکام جس قدر ظالمانہ وحشت و بربریت کو لئے ہوئے ہیں اسے ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ان میں سے کون سی ایسی بات ہے جس میں زیادہ سے زیادہ شوروں کو ذلیل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اول تو شوروں کی پیدائش کی غرض ہی برہمن کی غلامی بتائی گئی ہے۔ گویا ایشور نے جس طرح دوسری چیزیں اور دوسرے حیوان ان کی خدمت کے لئے پیدا کئے۔ اسی طرح اس نے برہمن۔ کھتری۔ ویش کی خدمت گزار کیے ان نسا حیوان شوروں کو پیدا کئے۔ ان کی زندگی کا مقصد سوائے اس کے

کچھ نہیں۔ کہ اونچی ذات کے ہندوؤں کی خدمت کریں۔ ان کے منہ کا تختہ مشق نہیں۔ اور اسی میں جان دینا انہیں اتنا ہی حق نہیں۔ کہ ان لوگوں کو بیباک بنا کر رکھ سکیں۔ بلکہ انہیں اپنے لئے ایسے نام تجویز کرنے چاہئیں جو تحقیر آمیز ہوں۔ انہیں اپنی محنت و مشقت سے مال و دولت حاصل کرنے سے بھی محروم کر دیا گیا اگر شوروں کو حج نہ کرے تو برہمن کو اختیار دیا گیا کہ اس سے بزور چھین لے اسی طرح سو دینے میں سب سے زیادہ شرح شوروں کے لئے رکھی گئی سخت کلامی کی سب سے زیادہ سزا شوروں کو دی گئی۔ حتیٰ کہ شوروں کے منہ سے نصیحت سنا بھی گوارا نہیں کیا گیا۔ اور یہ قرار دیا گیا۔ کہ اگر شوروں برہمن کو نصیحت کرے تو اس کے مونہہ اور کانوں میں اس بھلائی کے بدلے جلتا ہوا تیل ڈال دیا جائے پھر مختلف جرموں میں اس کی سزا ہاتھ کاٹنا اور لہوں کا ترشوانا قرار دی گئی۔

آریہ سماج اور شوروں

آریہ سماج جس کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ اچھوت اور ہار کر رہی ہے۔ یعنی ان کے لئے ترقی کرنے کے ذرائع مہیا کر رہی ہے۔ اور انہیں انسانیت کے حقوق دلایا ہے۔ اس کے بانی سوامی دیانند جی نے انہیں انسان ہی تسلیم نہیں کیا۔ اور ہندوؤں کے صرف چار ورگ۔ برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ اور شوروں قرار دے کر باقی تمام انسانوں کو ان میں سے خارج قرار دیدیا ہے۔ پھر شوروں کے متعلق ہندو دہرم کے اس ظلم و ستم میں کوئی تخفیف نہیں کی۔ جس کا کسی قدر منونہ اور پریش کیا گیا ہے۔ بلکہ ان کا کام تین ورگوں کی غلامی اور ان کی خدمت گزار ہی قرار دیا ہے۔

چنانچہ اپنی رسوائے عالم پسند تیار کردہ پرکاش میں جسے آریہ پانچواں زید اور الہامی کتابوں کے درجہ کی کتاب قرار دیتے ہوئے ذرا انہیں مشرانے شوروں کا کام یہ مقصود کیا ہے۔ کہ

برہمن۔ کھتری اور ویشوں کی خدمت مناسب طور پر کرے۔ اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے۔ شوروں کا ہی ایک کام محدود صفت ہے یا رستیا رتھ (۱) دوسری جگہ شوروں کے ذرائع، بتاتے ہوئے لکھا ہے۔ شوروں سب خدمتوں میں ہتھیار۔ لگانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔ نہایت محبت سے دوجوں برہمن کھتری۔ ویش کی خدمت کر۔ انہی سے اپنی روزی بسر کرے۔ (۲) یہ شوروں کے وہ ذرائع ہیں۔ جو ایسویں صدی کے مہرشی نے مقرر کئے ہیں۔ اور یہ جلتے ہوئے شوروں کے لئے (۳) لکھا ہے۔

کشمیری ریاست کی نشور

ہندوؤں کا ایک ضروری سوال

پیارے ہندو بھائیو! ذرا فکرا کاخوت دل نظر رکھ کر ہاتھ اس سوال کا جواب دو۔ کہ جسے کشمیر نے اپنی حق تعالیٰ کے خلاف زیادتی اور کہا کہ ہم مظلوم ہیں۔ تو آپ لوگوں نے شور مچایا۔ کہ مسلمان باغی ہیں۔ اور بار بار ریاست کو نشور دیا۔ کہ مسلمانوں کو کھلا جائے پھر جو کچھ ہوا۔ وہ آپ سے بھی نہیں۔ اور نکھار کر مار مار کر مارا گیا۔ وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن جب بلادہ پٹنوں نے ریاست کی خلاف نشور مچایا۔ اور باغیانہ ایجنٹیشن شروع کیا۔ اور وہ راستہ ہمارا بہادر اور حکومت کو کوس رہے ہیں۔ تخت شاہی کو درہم برہم کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ تو اب کیوں ان کو باغی نہیں کہا جاتا۔ مسلمانوں کا مجمع جیہ بخرن عبادت خانہ مصلیٰ یا پھر مسجد میں ہوتا تھا۔ تو ان لوگوں کو بھی جو مجمع میں شامل ہوتے تھے۔ ذی زور و ۶ رگیو لیشن مل ۱۲ گرتا کر کے سزا دی جاتی تھی۔ بلکہ بلادہ گھروں سے نکال کر سزا دی جاتی تھی۔ کہ چار سے زیادہ مسلمان کیوں جمع ہوتے۔ اور جس کے پاس قادیان سے آیا ہوا اسمولی خط بھی ہوتا۔ اس کو بھی سزا دی جاتی تھی۔ کہ اسے کشمیر کی کمیٹی کے ساتھ تعلق ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی جائز مجمع میں قرآن شریف کی آیات پڑھ کر سناتا۔ اور پر امن رہنے کی تلقین کرتا۔ تو اس کو بھی سزا دی جاتی تھی۔ جیسا کہ شیخ عبدالحمید کو سزا دی گئی۔ اور اس پر بہت سے مقدمات چلائے گئے۔ لیکن جب پٹنوں کی باری آئی۔ تو معاملہ ہی بدل گیا۔ پٹنوں کے ٹیٹ تاروں پر دھواں دھار تقریریں ہوتی ہیں۔ بن میں کھلم کھلا کہا جاتا ہے۔ کہ ہم حکومت کی کاپا پٹ دیں گے۔ جہاں جہاں بہادر کو یہ کریں گے۔ وہ کریں گے۔ اور گاندھی مونسٹ کو کامیاب بنائیں گے۔ گلبدینی کمیشن کا نام و نشان نہیں رہنے دیں گے۔ ایسے مجوں میں سرکاری ملازم بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور سرکاری عہدیدار درپردہ ایجنٹیشن چلانے والے ہیں یاں ہمسہمت مترکہ گر قنار کیا جاتا ہے۔ اور یہ گرفتاری ذی زور و ۱۲

مجمع ناجائز میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھتا بھی نہیں اگر وہ سلوک جو مسلمانوں سے کیا گیا۔ پٹنوں کے ساتھ ہوتا۔ تو وہ فوراً ایجنٹیشن کو بھول جاتے۔ اور کشمیر کی فضا زیادہ خراب نہ ہوتی۔ لیکن جو پٹنوں کی باغیانہ ایجنٹیشن میں سرکاری عنصر بھی شامل ہے۔ اس سے اب یہ نشور ہوا ہے۔ کہ متعلق ہو کر تمام محکموں اور

اور دفتروں کو بیکار کر دیا جائے۔ چونکہ تمام دفاتر اور محکمے پٹنوں کے قبضہ میں ہیں۔ اس لئے وہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کی ذرا بھی دلداری کی گئی۔ اور گلبدینی کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو وہ حکومت کشمیر کو تباہ کر کے رکھ دیں گے۔

اب ہم ہندوؤں سے دریافت کرتے ہیں۔ ان حالات میں پٹنوں کشمیر کا رویہ باغیانہ ہے۔ یا نہیں۔ اگر یہ رویہ مصلحتاً مفید اور باغیانہ ہے۔ تو کیا وہ ہے۔ کہ آرڈی نیشن کے ماتحت ان کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو بلادہ مسلمانوں کے ساتھ کیا گیا۔ اگر اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حکومت کی اس میں سازش ہے تو یاد رہے۔ کہ مسلمان آئینہ خاموش نہیں رہیں گے۔ اور نہ پٹنوں کے غلام رہ کر ذلت کی زندگی بسر کریں گے۔ اب یقیناً مسلمان عورت کے ساتھ زندہ رہتا چاہتا ہے۔

ہم یہ بھی بتا دیتا چاہتے ہیں۔ کہ پٹنوں کا ایجنٹیشن کوئی ہندو مسلم سوال نہیں۔ بلکہ یہ اس فرقہ کی خود غرضی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے پہلے کوشش کر کے پنجابی ہندوؤں اور مسلمانوں کو ریاست کے فوائد سے محروم کر لیا۔ اور اب یہ دیگر باغیانہ گان کشمیر مثلاً سکھوں مسلمانوں اور دیگر اقوام کو محروم کر کے اور مستقل اجارہ دار بن سکے غریبوں کا خون چوستا چاہتے ہیں۔ البتہ موقع دیکھ کر گرت کی طرح لٹا بٹتے رہتے ہیں کبھی تو ہمارا بھائی ہندو بندہ آواز بلند کرتے ہیں کہیں مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کے مدعی ہیں۔ اور کبھی ان کو ڈاکو وغیرہ قرار دیتے ہیں کبھی ان کا یہ امر ہوتا ہے۔ کہ ہم پنجابی ہندوؤں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کبھی گاندھی کے پیرو بنتے ہیں۔ اور کبھی بالٹوایک دراصل ان لوگوں کا کوئی مقرر اصول نہیں۔ بلکہ ان کا نشا صرف یہ ہے۔ کہ کشمیر کشمیری پٹنوں کے لئے ہے۔ چونکہ یہ لوگ حکومت کی ساری مشینری پر قابض ہیں۔ اس لئے حکومت کو ڈرا کر ہمیشہ کے لئے کشمیر مسلمانوں اور سکھوں کو بلکہ دیگر ہندوؤں کو بھی اپنا غلام بنا چاہتے ہیں۔ پس اگر حکومت کشمیر نے فوراً ان کی خود سری کا علاج نہ کیا۔ اور ان کے بے بنیاد ایجنٹیشن سے عیب کوئی تو نظر ناک سیاسی غلطی ہوگی۔ اور آئندہ مسلمانوں کا سنیغالتا نامکن ہوگا۔

۴ مروجہ ریاست ہذا مشورہ تصور ہو گئے۔ بجائے ان کے تمام قوانین اور گولیشن راج الوقت ریاست جموں و کشمیر پارلیمنٹ وقت ہو جو جات جموں و کشمیر پونچھ میں نافذ مروجہ تصور ہوں گے۔ اور جو مقدمات ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء سے پیشتر کے ہوں۔ ان پر ایجنٹیشن کا اثر نہ ہوگا۔ اور جو مقدمات ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء کے بعد کے ہوں۔ ان پر ایجنٹیشن کا اثر ہوگا۔

بلکہ دیکھئے ہندو مقدمات بدستور تحت قوانین اور گولیشن ہائے جو تاحال پونچھ میں نافذ ہیں تصفیہ پائیں گے۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر پونچھ حکومت انگریزی چہ ہر دور سرکاری حوالہ جات مندرجہ بالا کے اندراج کے بعد تمام ہندو مسلم پریس سے استغنا کیا جاتی ہے کہ جاگہ پونچھ کو ایک علیحدہ ریاست کی حیثیت سے اردو کو زبان سزا کھڑا کر کے بے سود کوشش کرتے ہوئے نمایا پونچھ کے واسطے مصائب کے ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا جائے۔ کہ جن جدید اصلاحات کا جموں و کشمیر میں نفاذ ہوا ہے۔

پونچھ ریاست میں

ریاست کشمیر کی ماتحت جاگیر ہے

علم طور پر علاقہ پونچھ کو ایک علیحدہ ریاست تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی معاملات پونچھ کا تعلق ہندو مسلم اجارہ دارت میں شایع ہوتا ہے تو ریاست پونچھ کے عنوان سے ہی ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک غلط فہمی ہے۔ جہاں علاقہ ہزارا جموں سنگ صاحب انجمن کو ہمارا جاگیر کا ایک صاحب انجمن کی طرف سے بطور جاگیر عطا ہوا تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ سری راہہ بلدیہ جو صاحب انجمن کے زمانہ حکومت میں علاقہ ہزارا کے بعض تعلقات ریڈیٹنسی کے ذریعہ حکومت ہند سے البتہ تھے۔ مگر اس وقت میں کلی طور پر یہ علاقہ حکومت جموں و کشمیر سے علیحدہ نہیں تھا۔ یہاں کی کوئی علیحدہ ریڈیٹنسی نہ تھی۔ بلکہ ریڈیٹنسی کشمیر کے ماتحت ایک انگریز انجمن میں نگرانی کیا کرتا تھا۔ جس کے عہدہ کا نام سیشن اسٹنٹ ریڈیٹنٹ تھا۔ پونچھ ہوا کرتا تھا۔ علاوہ ازیں علاقہ ہزارا کی حکومت کو سزا موت کی آخری منظوری انگریز حکومتوں سے حاصل کرنی پڑتی تھی۔ اب بھی اسی طرح ہوا ہے۔ راہہ بلدیہ جو صاحب کی وفات کے بعد یہ علاقہ کلکتہ برطانوی نگرانی سے نکل کر براہ راست حکومت جموں و کشمیر کی نگرانی میں منتقل ہو گیا۔ ریڈیٹنسی طالی گئی۔ اور راہہ سکھ بلدیہ جو صاحب کے عہد میں تمام افسر حکومت جموں و کشمیر کے یہاں بھیجے گئے۔ راہہ صاحب صوف کی وفات کے بعد جب موجودہ راہہ جگت بلدیہ جو صاحب کو ہمارا جاگیر سری صاحب بہادر نے راہہ آنت پونچھ بنا کر بھیجا۔ تو علاقہ ہزارا کو راہہ موتی جو صاحب کے عہد حکومت کے مطابق قطعی طور پر جاگیر قرار دیا گیا۔ اور جاگیر پونچھ کی حکومت نے اسے جاگیر تسلیم کر لیا۔ چنانچہ پونچھ گورنر مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۵ء کو یہی مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء میں حسب ذیل اعلان کیا گیا۔

کشمیر گورنمنٹ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء کو جوائنٹ منسٹر میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ چونکہ پونچھ جاگیر ہے۔ اس لئے پونچھ کی اندرونی و بیرونی خط و کتابت میں لفظ ریاست نہ لکھا جائے۔ یہ چھٹی جھنڈی سرسری راہہ صاحب درگزارش کے جانے پر صاحب مروج نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آئندہ صرف لفظ پونچھ اندرون ریڈیٹن خط و کتابت میں بجائے ریاست پونچھ کے استعمال کیا جائے۔ لفظ سرکار ہذا اجلا از صاحبان پونچھ کی خدمت میں بطور من الطباع و کارروائی مناسب تر ہے۔ ایسا اس لئے پونچھ گورنمنٹ میں شایع ہونے کے لئے بندہ صاحب پونچھ جنیل بھیجے جائے۔ تحریر ۲۰ سادوں ۱۹۵۰ء دستخط نائیک سید علی صاحب سہانی وزیر پونچھ اسی طرح جاگیر پونچھ میں بھی حکومت جموں و کشمیر کی ذمہ داری ماتحت جاگیر کے ماتحت اجلا قوانین مروجہ گورنمنٹ جموں و کشمیر نافذ العمل ہیں جس کے متعلق خود جاگیر پونچھ کی حکومت ذریعہ نوٹیفکیشن ۱۵ جولائی ۱۹۵۵ء کو حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے۔

بے منظوری سرسری سرکار والا راہہ پونچھ ذریعہ نوٹیفکیشن ہزارا فاضل و غلام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ابتداء ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء کو جموں و کشمیر میں درگزارش کے بعد ان کے متعلق سابق حکمت پونچھ پر بھی اطلاق کیا جائے۔ اور اس کی

ریاست جموں کے فساد و زبہ دو

ریاست کے حالات اور مشکلات

ریاست جموں کشمیر کے معاملات سے چونکہ دلچسپی عام ہو گئی ہے۔ اس لئے میں موسم بہار سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے ریاست کے ان پہاڑوں کا دورہ کر کے ایسی ایسی اپنے ہیڈ کوارٹر پر آ رہا ہوں۔ جن وادیوں میں گذشتہ دنوں آفسر سناک فسادات رونما ہوئے۔ ریاست جموں کشمیر کی وسعت ۸۸ ہزار مربع میل اور ساڑھے چھتیس لاکھ نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ ریاست اپنی دلنواز گونا گوں سفیلتوں میں سے یہ کوئی کم فخر کی متحق نہیں کہ اس کے اندر کشمیر یعنی جنت دنیا واقع ہے۔ اس فرد گیتی میں جو لوگ اس کی زمین اور زمینت کا باعث ہیں۔ وہ آبادی کے لحاظ سے ۹۰ فیصدی اور پیشہ وری کے تناسب سے ۹۸ فیصدی ہیں۔ اکثریت عمر ما زراعت پیشہ ہے اور اقلیت زیادہ تر مذہباً ہندو ہے۔ ساہوکار یا تجارت پیشہ ہے۔ اس اقلیت کو دو درجہ اس سے حاصل ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کا اقتدار ساری ریاست میں ہے۔

اقلیت کے اقتدار کی وجہ

کیونکہ یہ اقلیت ہندو ہے۔ ریاست کا راجہ ان کا ہم مذہب ہے اس وجہ حکومت کی ساری شینیر سی ہندوؤں کے ہاتھ رہی۔ جن کی حکمت عملی صدیوں سے یہی چل آتی ہے کہ "مسلمان" ایک محکوم یعنی اور غلام قوم ہے۔ جس کا صرف یہ کام ہے۔ کہ خود کما لے۔ اور حکومت کو کھلائے۔ غرض ہندوؤں کا ریاست کے اندر اس قدر زور ہے کہ مسلمانوں کی جائداد۔ املاک۔ اور سائش کیشہ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اور مسلمان زمینداروں کی پینہ کی کسانوں کو سود و سود یا جو بھی طریقہ ہو اس کے ذریعہ ہندوؤں کے لئے وقت ہے۔ وہ کلیتہً اپنے لئے حاصل کرتا ہندوستان پر حق بطور کرتے ہیں۔ حکومت چونکہ ہندو تھی۔ اور حکومت کی ذہنیت جاہلہ نون کی تعلیم کی پابند تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو اچھوت سمجھ کر ان سے اچھوتوں کا سلوک روار کرتا اس کا کہم دہرم رہا۔

مسلمانوں میں بیاری ان وجوہات سے ریاست میں ہندو اچھوت نے مسلم

اکثریت کو غلام بنانے رکھا۔ لیکن جب ہندوستان میں ان ہی ہندوؤں نے حقوق ملٹی اور سوراخ کا جھنڈا بلند کیا۔ تو کچھ تو ان کی دیکھا دیکھی۔ اور کچھ منطوقیت اور جبر سے تنگ آکر مسلمانان ریاست نے بھی اس ادبار اور ذلت سے باہر آنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ لیکن قانون کے اندر رکھ کر اور قانون کی پابندی کر کے۔

پھر کیا بھڑا

جب ہمارا جہاد کشمیر نے مسلمانوں کی ذلت و ادبار کو محسوس کر کے ان کو انسانی حقوق دینے کا ارادہ کیا۔ تو ہندوؤں کو یہ سخت ناگوار گذرا کہ ایک غلام اور اچھوت قوم کو حقوق دئے جائیں۔ انہوں نے ہمارے بنا کر مخالفت شروع کی۔ اور کچھ ایسے اسباب پیدا کرنے میں کوتاہاں ہوئے۔ جس سے حکومت حقوق دہی سے باز رہے۔

فسادات کے اسباب

یہی ہیں۔ فسادات کے اسباب۔ بالآخر کشمیر کے بعد کوہستان، جمبال۔ راجوری میں فسادات ہوئے۔ چونکہ اب ہر شخص واقف ہے۔ ان کی تفصیل کی ضرورت نہیں میں نے تمام فساد زدہ علاقہ کو پھر کر دیکھا۔ حالات سے واقعات دیکھے جذبات سے عیوہ ہو کر میں جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ ہے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اشتعال دیا گیا بعض پیشہ ور بہ معاشوں نے یہ یقین ہے کہ دراز دنیا کیس خواہ وہ کسی فرقہ میں سے تھے۔ لیکن ان کے افعال کو کسی فرقہ سے غلوب کرنا ایک غلطی ہے۔ اور بعض اچھوت نے ان فسادات کو راج کے خلاف سازش بتایا۔

وحشیانہ مظالم

اور اس قسم کی اشتعال انگیز لوگوں سے بعض ادنیٰ عمال ریاست نے امن کے لئے ریاست کے مسلمانوں پر وہ یورش کی کہ اللہ ان اور توبہ۔ بے گناہ نہتے مسلمانوں پر یہاں اوقات بلا ضرورت گولیوں کے بادل برسائے گئے۔ ورنہ خلعت بعض ملازمان سرکار نے۔ اپنے گھروں میں امن سے بیٹھی ہوئیں مسورات کی عصمت دری کی۔ انسانیت سوز وحشیانہ مظالم توڑے۔ پہاڑوں اور دروں کے مسلمانوں کو اس قدر عذاب دیئے کہ رعایا میں کہرام مچ گیا۔ لوگ اپنی بیوی بیٹیوں اور عورتوں کی عصمت دا بھڑپانے کے لئے پہاڑوں۔ اور جنگوں اور پنجاب کے شہروں میں جا چھے۔ فروری اور مارچ کے مہینے جمبال کے لئے نہایت دردناک عذاب لاکے لوگ گھر در مال مویشی چھوڑ چھاڑا بھاگے جا رہے تھے۔

بڑے سے بڑا رئیس اسی میں کامیابی سمجھتا تھا۔ کہ وہ اپنی مسورات کی ابرو پچائے۔

مسٹر لاکھڑا اور مسٹر جارج

ایسی اضطراب انگیز حالت میں دو انگریز مدیرین مسٹر لاکھڑا اور مسٹر جارج نے امن قائم کرنے میں کمال کر دیا۔ مسٹر لاکھڑے بروقت دانشمندی کا اظہار فرماتے ہوئے۔ پنجاب سے ایڈیشنل پولیس سٹاکر فساد زدہ رقبہ میں تعین کر دی اور نگہبانی کے لئے خود دورہ پر دورہ کرنے لگے۔ اور میر پور میں مسٹر سائبر نے غیر جانبدارانہ پالیسی کے ساتھ حکمت عملی سے فساد بانیے شروع کر دیئے۔ نوشہرہ چمبر اور راجوری میں فائدہ صاحب اکرام علی خاں ڈی۔ آئی۔ جی اور شیخ نعیر الدین صاحب (ایس۔ پی) جیسے کہنے مشق اور تجربہ کار افسر تعین ہوئے۔ جنہوں نے فی الفور فسادات کی اصلی وجہ جانبدارانہ پالیسی دانے ادنیٰ عمال کی ظلم رانیوں کو روکا۔ علاقہ نوشہرہ سماپنی میں بھورام کھانڈا نے انسانی سوز مظالم کئے تھے۔ مسٹر لاکھڑا صاحب بہادر نے جھٹ اسے اور اس کے رفیق چونی لال کو گرفتار کر کے مظالم کا سدباب کیا۔ اب یہ دونوں نوشہرہ میں زیر حوالات ہیں ان کے خلاف زنا بالجبر اور شریعہ غلاب دہی کے الزامات میں تحقیقات ہو رہی ہیں

اب حالات کیسے ہیں

مسٹر گھنٹیسی کی رپورٹ اور ہمارا جہاد صاحب بہادر کے ارشادات شل مانی ہفتیہ

کہ کسی حصہ قوم کو محض دوسروں کی خدمت کے لئے مقید کر دینا اور اس کے لئے ترقی اور خوشحالی کے تمام راستے بند کر دینا اتنا برا ظلم ہے۔ جسے آج کل رگڑ برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

ہندو اور اچھوت

بہر حال شو دروں کے متعلق جنہیں ہندوؤں میں شامل کر کے ان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ ویدک دہرم کی یہ تعلیم ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ہندو شو دروں سے بھی خیر اور ذلیل سمجھے ہیں۔ جن کا کوئی درن ہی نہیں قرار دیتے۔ جنہیں اچھوت کے انانیت کش نام سے پکارتے ہیں۔ ان کے ساتھ جو کچھ بھی کریں۔ کم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے سائے تک سے دور بھاگتے ہیں۔ وہ خدا کی وسیع زمین پر جہاں قدم رکھیں۔ اسے ناپاک قرار دیتے ہیں۔ جن کی شکل تک دیکھنا وہ پاپ سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کے ساتھ ہندو یہ سلوک ضروری ہے کہ چھپے ہوں۔ ان کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے۔ کہ وہ اپنے مٹلی اور سیاسی حقوق ہندوؤں سے عطف نہ مقرر کرالیں اور اپنی ترقی کا راستہ خود تجویز کریں۔

۱۱۔ مسٹر لاکھڑا اور مسٹر جارج نے امن قائم کرنے میں کمال کر دیا۔ مسٹر لاکھڑے بروقت دانشمندی کا اظہار فرماتے ہوئے۔ پنجاب سے ایڈیشنل پولیس سٹاکر فساد زدہ رقبہ میں تعین کر دی اور نگہبانی کے لئے خود دورہ پر دورہ کرنے لگے۔ اور میر پور میں مسٹر سائبر نے غیر جانبدارانہ پالیسی کے ساتھ حکمت عملی سے فساد بانیے شروع کر دیئے۔ نوشہرہ چمبر اور راجوری میں فائدہ صاحب اکرام علی خاں ڈی۔ آئی۔ جی اور شیخ نعیر الدین صاحب (ایس۔ پی) جیسے کہنے مشق اور تجربہ کار افسر تعین ہوئے۔ جنہوں نے فی الفور فسادات کی اصلی وجہ جانبدارانہ پالیسی دانے ادنیٰ عمال کی ظلم رانیوں کو روکا۔ علاقہ نوشہرہ سماپنی میں بھورام کھانڈا نے انسانی سوز مظالم کئے تھے۔ مسٹر لاکھڑا صاحب بہادر نے جھٹ اسے اور اس کے رفیق چونی لال کو گرفتار کر کے مظالم کا سدباب کیا۔ اب یہ دونوں نوشہرہ میں زیر حوالات ہیں ان کے خلاف زنا بالجبر اور شریعہ غلاب دہی کے الزامات میں تحقیقات ہو رہی ہیں

۱۲۔ مسٹر لاکھڑا اور مسٹر جارج نے امن قائم کرنے میں کمال کر دیا۔ مسٹر لاکھڑے بروقت دانشمندی کا اظہار فرماتے ہوئے۔ پنجاب سے ایڈیشنل پولیس سٹاکر فساد زدہ رقبہ میں تعین کر دی اور نگہبانی کے لئے خود دورہ پر دورہ کرنے لگے۔ اور میر پور میں مسٹر سائبر نے غیر جانبدارانہ پالیسی کے ساتھ حکمت عملی سے فساد بانیے شروع کر دیئے۔ نوشہرہ چمبر اور راجوری میں فائدہ صاحب اکرام علی خاں ڈی۔ آئی۔ جی اور شیخ نعیر الدین صاحب (ایس۔ پی) جیسے کہنے مشق اور تجربہ کار افسر تعین ہوئے۔ جنہوں نے فی الفور فسادات کی اصلی وجہ جانبدارانہ پالیسی دانے ادنیٰ عمال کی ظلم رانیوں کو روکا۔ علاقہ نوشہرہ سماپنی میں بھورام کھانڈا نے انسانی سوز مظالم کئے تھے۔ مسٹر لاکھڑا صاحب بہادر نے جھٹ اسے اور اس کے رفیق چونی لال کو گرفتار کر کے مظالم کا سدباب کیا۔ اب یہ دونوں نوشہرہ میں زیر حوالات ہیں ان کے خلاف زنا بالجبر اور شریعہ غلاب دہی کے الزامات میں تحقیقات ہو رہی ہیں

سری گوردوارہ متعلقہ مسائل کی تعلیمی سرگرمیوں کی جو با

گورنمنٹ سے مسلمانوں کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری گوردوارہ اور اس کے مضافات کے ساتھ گاؤں کے مسلمانوں نے اپنی تعلیمی سہولتوں کو محسوس کر کے اور اس سبب سے رکاوٹوں سے بھرپور حال میں ایک مختصر نامہ گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کر کے ہم وزارت تعلیم پنجاب کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ہم مسلم باشندگان سری گوردوارہ متعلقہ مضافات آپ کی خدمت میں کمال ادب سے مندرجہ ذیل امور پیش کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ ازراہ انصاف و مرحمت ان پر پوری توجہ مبذول فرمائیں گے۔

(۱) ہم گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہیں۔ اور طریق وفاداری سے کبھی نہیں ہٹتے۔ بلکہ ہم نے مضافات میں تحریکات کو دبانے میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹایا ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم میں ہماری خدمات محتاج مباحث نہیں۔ اور اب بھی ہمارے بھائی اور بیٹے حکومت کی فوج میں کام کر رہے ہیں۔

(۲) باوجود اس کے تعلیمی اور مالی حالت میں ہم تمام ہمسایہ قوموں سے پیچھے ہیں۔ اور سری گوردوارہ کے ساہوکاروں کا شمار ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ نہایت تعلیم یافتہ اور مالدار ہیں۔ اور ہم کو تعلیم سے محروم رکھنے کی منظم سازشوں میں کامیاب ہوتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ ڈی۔ بی۔ ہائی سکول سری گوردوارہ جو چودہ پندرہ سال سے کھلی ہوا ہے۔ اور ۴۴ سال سے قائم ہے۔ ان لوگوں کے مکمل اجارے میں ہے۔ اسی عرصہ دراز میں مسلم ہیڈ ماسٹر صاحبان صرف پانچ یا چھ سال تک متعین رہے۔ اور اس عرصے میں بھی شات میں ہندوؤں کی اکثریت رہی۔ ہندو ہیڈ ماسٹر صاحبان اور دیگر ہندو شات مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھنے میں سری گوردوارہ کے ساہوکاروں کے دست راست رہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار نہایت ہی دردناک نتیجہ ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) سری گوردوارہ مضافات میں مسلم میٹرکولیٹ صرف ۲ (۲) مسلم گریجویٹ کوئی نہیں۔ (۳) سری گوردوارہ کے متعلقہ مضافات میں مسلم میٹرکولیٹ صرف ۹ (۹) سری گوردوارہ مضافات میں پنڈت میٹرکولیٹ قریباً تین سو۔ (۵) ہندو گریجویٹ کم از کم پچاس۔ علاوہ انہیں متعلقہ مضافات میں سکھ انٹرنس پاس

اور سکھ گریجویٹوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ اس حیرت انگیز تفاوت کی وجہ اظہار من الشمس ہے یعنی عرصہ گزشتہ چالیس سال میں ہندو ہیڈ ماسٹر صاحبان اور ہندو شات نے مقامی ساہوکاروں کی مدد سے دل کھول کر ہندوؤں کی تعلیمی ترقی پر زور دیا۔ اور مسلمانوں کو حتی الامکان تعلیم سے محروم رکھا۔ جب کہیں کوئی مسلم بچہ متعین ہوا۔ ان لوگوں نے داد دیا مچا دیا۔ اور اسے تھکوا کر دم لیا۔

(۳) مقامی سنگھ بھائی ایک غیر ذمہ دار اور غیر نامزدہ جات ہے۔ جس کے ممبر چند ایک شہر کے دوکاندار ہیں۔ مسلمانوں کی تعلیم کو برباد کرنا ان کا مقصد ہے۔ چنانچہ طرح طرح کی بنیادیں اور من گھڑت تمہیں مسلم اساتذہ کے برعکاس کر کے اپنے شہرناک پرائیویٹ کو جاری رکھتے ہیں۔

(۴) آج کل سکول میں حاضر طالباء کے کوائف یہ ہیں
کل تعداد ۲۷۶
مسلم طلباء ۶۸
مسلمانوں کی آبادی اس علاقہ میں ۵۱ ہندسی ہے
نیز ضلع ہذا میں بورڈ گورنمنٹ ہائی سکول پانچ ہیں۔ اور مسلم ہیڈ ماسٹر صرف ۲ ڈسٹرکٹ بورڈ ایگنٹوں کے چکر میں سکول ۱۰ ہیں اور مسلم ہیڈ ماسٹر صرف تین

امور بالادلائت کرتے ہیں۔ کہ صاحب اسکول آن سکولز لاہور ڈویژن کس طرح مسلمانوں کے مطالبات کو نظر انداز کر کے ہندوؤں کے ناجائز مطالبات کی تکرار کرتے ہیں۔ ایک اور امر اس بات پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ اور وہ یہ کہ پچھلے سال سکول نے سکول میں گورکھی جاری کرنے کے لئے درخواست کی۔ ان کی درخواست فوراً منظور ہوئی۔ اور گائیڈ پریجریج دیا گیا۔ لیکن مسلمانوں نے بار بار عربی کلاسز کھولنے کے لئے درخواست کی مگر ابھی تک عربی کلاسز ہونا تو دور کہ ان کو کسی بخش جو اب تک دنیا شمار نہیں سمجھا گیا۔

اب ہم آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل مطالبات پیش کرتے ہیں۔
(۱) سکول ہذا میں ایک مسلم ہیڈ ماسٹر کم از کم عرصہ دو سال

تک رکھا جائے۔

(۲) بورڈنگ ہاؤس میں بھی دس سال تک مسلم پرنسپل شات متعین کیا جائے۔

(۳) اسکول صاحب بہادر مارن علاقہ لاہور کو ہدایت فرمائی جائے کہ بروقت سالانہ معاینہ مسلم طلباء کی تعداد اور ان کی امداد بصورت معافی فیس وغیرہ کے متعلق رپورٹ درج کریں۔

(۴) جیسا کہ ضلع ہذا کی دوسری تحصیلوں میں کیا گیا ہے۔ اس تحصیل میں بھی کاشتکاروں کو نصف فیس کی معافی کی رعایت کی جائے۔

(۵) مسلمان طلباء علموں کو بوجہ تعلیم میں سپانڈہ ہونے کے خاص مراعات دی جائیں۔
(۶) سکول میں نصف علم مسلمان ہو۔
(۷) سید محمد عبدالحق سیکرٹری انجمن اسلامیہ سری گوردوارہ ضلع گوردوارہ

نروٹ جیل سنگھ کے کانوں ہندوؤں کا حملہ

تحصیل ٹھکان کوٹ کے قبضہ نروٹ جیل سنگھ میں، امرتسر کے حاشورہ کے دن مسلمانوں کے مجمع پر ہندوؤں کے ایک ہجوم نے لاٹھی لگدول اور دیگر ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ متعدد عورتوں اور بچوں کو زخمی کر کے تیزی توڑ پھوڑ کر اور لوٹ کھسوٹ کر چلے گئے۔ جاتے جاتے مسجد کا دروازہ اور تین برجیاں بھی گرا گئے۔ کئی ایک قبروں کو بھی توڑ پھوڑ گئے۔ حملہ آور کو قبضہ کے ہندوؤں نے علی الاعلان کہا۔ کہ خوب مارو اور لوٹو۔

چونکہ ہندوؤں کی طرف سے شرارت کا پھیلنے سے خطرہ تھا۔ اس لئے انچارج سب انسپکٹر کو گئی بار مسلمانوں نے کہا۔ کہ ہندوؤں سے آدھ نظر آتے ہیں ان کا انتظام کیا جائے۔ مگر وہ ان مسلمانوں کو گرفتار کرنے کی دھمکی دیکر مال دیتا رہا۔ آخر ہندوؤں نے حملہ کر ہی دیا۔ نزدیک کے مکانات سے ہندو عورتوں نے تنگ وخت باری کر کے مسلمانوں کو زخمی کیا۔ مسلمان نہایت غریب لہو بنے کس میں۔ اور طالب امداد رانجن اتحاد المسلمین قبضہ نروٹ جیل سنگھ

کیا

کیا پنجاب کے کسی شہر میں اب بھی ایسے کیے چلتے ہیں جن کے نیچے سرنگ نہیں ہوتا۔ صرف دو بانسوں پر بیٹھ کر رکھی ہوتی ہو اور پھر چھتری ہوتی ہے۔ چونکہ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سوار ہوا کرتے تھے۔ اس واسطے ہم اس کا فوٹو مختصراً کر لیا جاتا ہے ہیں۔ کوئی درست مطلع فرمائیں کہ ایسے کیے اب کہاں ہوتے ہیں تاکہ فوٹو لینے کا انتظام کیا جائے۔ (مفتی محمد صادق قادری)

حیرت انگیز رعایت

جو خطوط ۲ و ۳ جون کو ڈاکخانہ میں ڈالے جائیں گے ان سے نصف قیمت لی جائے گی
تو بیاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سرسے پیکر پاؤں تک کی جلد بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں ہی تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اسباب کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جگہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جائیگی، سر کے درد، پسلی کے درد، گھٹیا کے درد، عرق النسا کے درد، قورنج کے درد، معدے کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرق فیکہ جملہ اقسام کے دردوں کیلئے تیر بہتر ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، متلی، بخار، ہیضہ کے لئے اکیر، قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، کیونکہ کارخانہ اس تریاق اعظم کو شہرت دینا چاہتا ہے لہذا ۲ و ۳ جون کیلئے ایک روپیہ دو آنے محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

موسم گرم کیلئے بنظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی صانع جس سے جوہر حیات کو خاص تر ترقی ہوتی ہے، ہمارے اکثر کارکنی وجہ سے جبکہ چہرے درد دل ہر وقت دہرکتا، سر جھکاتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اسی چھائی رہتی ہو، کام کر نیکو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال تمام گرمیوں میں انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولد دوا ہی قیمت پانچ روپے، کیونکہ یہ موسمی چیز ہے اور کارخانہ بلکہ کو اس نعمت سے مستفیض کرنا چاہتا ہے، لہذا ۲ و ۳ جون کیلئے نصف قیمت یعنی دو روپے اٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر عمدہ

ہیضہ، بد ہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اچھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑبانا کھٹی دکاریں، تے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھجانا، سر جھکانا، گرم شکم قبض، اہمال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیز بہتر ہے، دود، گھی، اندر بالائی، کھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بنظیر حیر ہے قیمت دو روپے، کیونکہ موسم گرمیوں میں اس دوا کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے، لہذا ۲ و ۳ جون کیلئے رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

خاص رعایت

جو خطوط ۲ و ۳ جون کو ڈاکخانہ میں ڈالے جائیں گے انہیں حسب ذیل شہرہ آفاق اور مقبول عام ادویہ میں ۲ روپیہ رعایت دی جائے گی

موتی سرسہ، اکسیر البدن، اکسیر اعظم، اکسیر لوبان، یہ ادویہ بار بار کے تجربے سے بلکہ غیر معمولی خراج تحسین اور شہرت حاصل کر چکی ہیں جس نے ایک دفعہ بھی کسی کو منگوا یا دہریشہ کیلئے گرویدہ ہو گیا، مگر بعض اوقات بعض لوگوں کی طرف سے رعایت کا مطالبہ ہوتا ہے، اور اصول کی خاطر ان کے مطالبہ کو رد کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسی کارخانہ کی کامیابی کا راز اسکی اصول پرستی میں ہی مضمر ہے لہذا مناسب سمجھا گیا کہ ان کو بھی کیلئے بھی رعایت کیواسطے ۲ و ۳ جون کی تاریخیں مقرر کی جائیں، لہذا جو دوست ۲ و ۳ جون کو اپنے خطوط ڈاکخانہ میں پوسٹ کرینگے، انہیں حسب ذیل شہرہ آفاق اور مقبول عام ادویہ پر ۲ روپیہ رعایت دی جائیگی۔

موتی سرسہ جملہ امراض چشم کیلئے اکیر

ضعف بصر، گلرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوبانجی، رتوند، ابتدائی موتیا بندھنے لگنے، یہ سرسہ جملہ امراض چشم کیلئے اکیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھینگے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولد دو روپے اٹھ آنے، رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرسہ ہی مقبول حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرسہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرسہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا،

اکسیر البدن و نیامیں ایک ہی مقوی دوا

مکھڑ کو زور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کسی ایک ناتوان اور گے گذرے انسان اور نوجوان زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کریں، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اعظم

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، استوری موتی، عنبر وغیرہ، اس کے

فوائد کے کیا ہوتے، لسانی دوا ہے، اس کی موجودگی سبھی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت باؤ کا سفید ہو جانا، دل کی دہرکن، سر کا جھکانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، ادھاسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک بچیں روپے رعایتی اٹھارہ روپے بارہ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اعظم سے پینتالیس سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا جناب ڈاکٹر کشیر محمد صاحب عالی سب اسٹنٹ سرجن فوٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں:-

”اکسیر اعظم کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض کو جس کی عمر چالیس سال سے تجاوز کر چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اعظم کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے“

اکسیر لوبان

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ٹیلوں کا پتھر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بد قسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیت و نابود کر دیتی ہے، قیمت تین روپے رعایتی دو روپے چار آنے

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جلد بیماریوں کا گھر ہیں اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اسکا استعمال شروع کریں جو دانتوں کی جلد بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر، موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبو سے ذہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو روپے شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے، ایک روپیہ رعایتی صرف بارہ آنے، جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۲ء کے الفضل میں لکھتے ہیں کہ ”نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں، اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ منیر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے، جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونیکا اطمینان حاصل نہ کر لیں، امید کہ اجاب کرام بھی ادویات مشہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے“

میلے کا پتہ: منیر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گوردوارا (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک مغرب کی خبریں

سرحد کی کونسل میں ۲۴ مئی کو مختلف مطالبات زبرد پر آراء جاری ہوئی اور بعض مزید مطالبات منظور کئے گئے جن کی تفصیل یہ ہے محکمہ جنگلات کے لئے چھ سو لاکھ پانچ سو ہزار روپیہ، آبپاشی کے لئے دس لاکھ تین سو ہزار روپیہ عام انتظامات کے لئے تیرہ لاکھ پندرہ سو ہزار روپیہ اور محکمہ عدالت کے لئے پانچ لاکھ پچاس سو ہزار روپیہ نیز حکومت کے نظم و نسق کے متعلق شدید نکتہ چینی کی گئی بہت پر جوش تقریریں ہوئیں جن میں ارکان نے مطالبہ کیا کہ سیاسی قیدیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ خان بہادر عبدالرحیم خاں ڈیپٹی پریزیڈنٹ نے حکومت کو توجہ دلائی کہ انجام کار اسے انہیں اشخاص کے ساتھ تعاون کرنا پڑے گا جو آج کل جیل کی محققوں میں گرفتار ہیں اس لئے ان کے ساتھ بہتر برتاؤ ہونا چاہیے۔

لاہور سب ڈسٹرکٹ کے متعلق ڈپٹی کمشنر لاہور نے حکومت کو لکھا ہے کہ اسے معطل کر دیا جائے اور اس کی جگہ ایک یورپین افسر مقرر کیا جائے۔

پونلے ۲۳ مئی کی اطلاع ہے کہ پرنٹ کیشور اور سابق چیف جج حیدر آباد ہائی کورٹ شنبہ کی رات کو پینتیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ریاست حیدرآباد کی ہائی کورٹ کے پہلے ہندو جج تھے۔

لنڈن ۳۰ مئی - آج ہوائی جہاز "ہیرل" اور لنڈن تارنٹ ڈیرین ریلوے کی ایک برق رفتار گاڑی کے درمیان اسٹریٹ ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کیا گیا۔ ہوائی جہاز گلاسگو کے سفر کو روانہ ہو رہا تھا اور ریل گاڑی وہیل فی گسٹ کی رفتار سے سفر کر رہی تھی باوجود اس مخالفت سرعت رفتار اور مسافت کے اسٹریٹ ٹیلیفون کے ذریعہ تمام وی پی ایم کیا گیا۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں ۲۲ مئی کی بحث میں حکومت کو سخت شکست ہوئی جو اپنی قسم کی پہلی شکست ہے۔ آبکاری کے خراج کا ۸۶ ہزار روپے کا مطالبہ پیش ہوا۔ ملک خدائش صاحب لیڈرانڈی پنڈت نے پارٹی نے سارا مطالبہ واپس لینے کی تحریک کی۔ ۲۲ ووٹوں کی اکثریت سے مطالبہ کو مسترد کرنے کی تحریک پاس ہو گئی۔

فسادات لاہور کے سلسلہ میں چھ مہینے میں ایک لاکھ نو قتل کرنے کے الزام میں آٹھ ہندو نوجوانوں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا ۲۳ مئی مشنری ایچ ڈی جیٹ ڈی جیٹ ڈی جیٹ کی عدالت میں اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۶ پر زیر دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند فرد جرم ثابت کر کے سشن سپرد کر دیا گیا۔ اور باقی ماہرمان کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند بلوہ کے الزام میں فرد جرم ثابت کیا گیا عدالت نے ایک کے سوا باقی تمام ماہرمان کو تاحیصلہ فرمادہ پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہائی کا حکم دیدیا۔

مفتیوں کی ایک اطلاع ظہر ہے کہ جگال اور بہار میں مختلف ریلوے کمپنیوں کو باقاعدہ طور پر دعو کو دینے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس میں تقریباً ۸۰ آدمی شریک تھے اور جو مختلف لائنوں پر پرانی ٹرینیں استعمال کرتے تھے۔

لاہور ۲۳ مئی - سب ڈسٹرکٹ کا امتحان ۹-۸-۱۰ نومبر ۱۹۲۹ء کو لاہور ہائی کورٹ میں ہوگا۔

رنگون ۲۴ مئی - محکمہ سرخ رسانی کے انپکٹرنے ایک برمی عورت کے مکان پر چھاپہ مارا اور ۵۵ ہزار روپے کی مالیت کی غاص فیون برآمد کی۔ ایک برمی کو جس نے مکان کو ایہ پر لیا ہوا تھا گرفتار کر لیا گیا۔

حاجیوں کا چھاپہ جہاز "جہاز" نامی ۳۳ مئی کو روانہ ہو چکا اس میں ساڑھے گیارہ سو حاجی سفر کر رہے ہیں یہ جہاز ۲ جون کو کراچی پہنچ جائے گا۔

قسط نظمیہ ۲۳ مئی - ترکی کا ایک اہم سیاسی وفد سرکاری طور پر اٹالیہ روانہ ہو گیا ہے اس وفد کو حکومت اٹالیہ نے مدعو کیا ہے۔ وزیر اعظم عصمت پاشا اور وزیر خارجہ توفیق رشیدی بے اور متعدد دیگر سرکردہ ترکی رہنما اس میں شامل ہیں۔

سرری نگر ۲۴ مئی - "سول" کا ناسہ نگر لکھا ہے کہ ۲۱ مئی کو بدامنی کا مظاہرہ کرنے والے پینڈتوں کے لڑکوں کے زخمی ہونے کی ہے عدلیہ نے اس پر اطلاعات اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ جو فی الحقیقت کوئی بنیاد نہیں رکھتیں۔ ہسپتال میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اکثر لڑکوں کے جسم پر زخموں کے کوئی نشانات نہ تھے اور بعض پرانے زخموں کے نشانات دکھائے تھے۔ لڑکوں کے بہت سے خراش اور زخم دوڑنے میں گرنے وقت آئے کیونکہ تمام زخم گھسٹوں اور بازوؤں وغیرہ پر تھے۔ اس وقت تک ۱۲۶ لڑکوں کا معائنہ ہوا ہے

ادراں میں سے کوئی بھی شدید مجروح نہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور سٹریٹ کمیٹی کے حکم سے رجسٹرار نے تمام ملحقہ کالجوں اور سکولوں کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹروں کے نام ایک سٹی مراسلہ شائع کیا ہے جس میں انہیں ہدایت دی ہے کہ وہ آئندہ اپنی درس گاہوں میں سائٹس بارہ بجے دیکھ اور ڈیڑھ بجے کے درمیان آدھ گھنٹہ کے لئے چھٹی دیر یا کہ طلباء اس وقت تفریح کر لیا کریں خاص کر جمعہ کے دن یہ چھٹی اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ وقت نماز جمعہ کا ہے۔ یونیورسٹی کا یہ سرکل قابل تعریف ہے لیکن جمعہ کے لئے آدھ گھنٹہ کی چھٹی کافی نہ ہوگی۔ کم از کم ایک گھنٹہ کی ہونی چاہیے تاکہ مسلم طلباء نماز پڑھ سکیں۔

نیویارک میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے اس کے قبضہ سے ایک ڈائری برآمد ہوئی ہے جس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے - وہ شخص جس نے کچھ کو ہلاک کیا گرفتار شدہ شخص کا نام کپتان فریڈ جو برٹ ڈکین ہے اور وہ ایک مشہور جرمن جاسوس ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اسے غلط جنت کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔

آل انڈیا گریڈ ٹیم اور ایم ایس سی کے درمیان کرکٹ کا میچ لنڈن میں جو سہ ماہی کے روز شروع ہوا تھا۔ ۲۴ مئی کو نہیں کھیلا گیا۔ میچ ترک کر دیا گیا ہے اور دونوں ٹیمیں برابر قرار دی گئی ہیں۔

دیوانی سلانی کے بادشاہ اسیور کر دگر نے مانی مشکلات سے مجبور ہو کر پیرس میں خود کشی کرنی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا دیوالیہ تھا۔ اس کے ذمہ ذاتی قرضہ ۱۸ ہائی کروڑ پونڈ ہے۔ اور کمپنی کے بالواسطہ قرضہ جات دو کروڑ پونڈ بیان کئے جاتے ہیں۔ کر دگر کی جملہ کمپنیاں اب اس امر کے لئے مجبور ہو گئی ہیں کہ وہ بھی دیوالیہ کی درخواست دیدیں۔

مبلی کی ۲۴ مئی کی خبر منظر ہے۔ کہ دس روز کی فرقہ وارانہ دیوالیگی کے بعد جس میں بے حد نقصان جان و مال ہوا۔ سختی کے ساتھ صورت حال بحال ہو رہی ہے۔ فساد زدہ رقبہ میں مزید دوکانیں کھل گئی ہیں۔ نیز سونے روٹی اور اناج کی منڈیوں نے بھی دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ بازاروں کے فوجی پیر سے اٹھائے گئے ہیں۔ لیکن ضرورت کے مطابق بعض مقامات پر انہیں مستعین رہنے دیا گیا ہے۔

جاپانی کمانڈر انچیف جنرل شیکاوا کا انتقال ہو گیا ہے۔ جنرل موصوف کی موت سے چند گھنٹے پہلے شہنشاہ نے اسے ملکی خدمات کے عوض بیرن کا خطاب دیا جنرل شیکاوا ۲۹ اپریل کے حادثہ شنگھائی میں جبکہ کوریا کے ایک باشندہ